رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ بیرونی ممالک سے سات روپے

ہر سہ شنبہ و ہفتہ کو شائع ہوتا ہے

قیمت پیشگی چار روپے سالانہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا - (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۸ - مارچ سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۵ جمادی الاخری سنہ ۱۳۳۷ | نمبر ۶۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں بتقریب سالانہ جلسہ احباب آنے شروع ہو گئے ہیں ہفتہ مختتمہ ۶ مارچ کو مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے (۱) چودھری اللہ دتہ صاحب گجرات سے (۲) سید ابراہیم صاحب سیالکوٹ سے (۳) چودھری عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ سے (۴) میاں احمد دین صاحب پونچھ کشمیر سے (۵) سید نواب شاہ صاحب جھنگ سے (۶) شیخ عبداللہ صاحب لاہور سے (۷) مولوی جند وڈا صاحب جیرہ غازیخان سے (۸) مولوی عبدالحق صاحب بدوملہی سیالکوٹ سے (۹) جناب خانصاحب یوسف علیخانصاحب پشاور سے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پبلک لیکچر لاہور میں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو پبلک لیکچر "اسلام اور تعلقات بین الاقوام" کے موضوع پر ۲۳ - فروری کو بریڈلا ہال لاہور میں ہوا - اس کا مختصر سا خلاصہ دو روز انہ کے متعدد اخبارات - مثلاً روزانہ قومی رپورٹ مدراس - روزانہ اخوت لکھنؤ - روزانہ ہمدم لکھنؤ وکیل امرتسر - وغیرہ نے اپنے کالموں میں درج کیا ہے - لیکن افسوس ہے - کہ لاہور سے شائع ہونے والے روزانہ جس قدر ہماری نظر سے گذرے ہیں - ان میں سے کسی نے بھی اس عظیم الشان لیکچر کا ذکر نہیں کیا اس سے بڑھ کر کوتہ ظرفی و تنگ دلی اور کیا ہو سکتی ہے - کہ لاہور میں ہونے والے ایک مشہور واقعہ کے متعلق لاہوری اخبارات نے مختصر سی اطلاع بھی شائع نہ کی اور مسلمان اخباروں نے بھی اس لیکچر کے متعلق کچھ نہ لکھنا پسند کیا - جس میں ایک طریق پر اسلام کی صداقت کا ثبوت دیا گیا -

برخلاف اس کے مشہور انگریزی اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے بڑے سائز کے قریباً ایک کالم میں اس لیکچر کا خلاصہ شائع کیا - جس کا ترجمہ درج ذیل ہے :- ایڈیٹر

اہل اسلام اور ہندو صاحبان کے تعلقات پر لاہور میں ایک لیکچر

(سول کے نامہ نگار کے قلم سے)

بریڈلا ہال واقع لاہور میں ہندو اور مسلمان صاحبان

کے ایک بڑے مجمع میں صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان نے "اسلام اور تعلقات بین الاقوام" پر ایک لیکچر دیا صدر جلسہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے لیکچرار صاحب کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ اور لیکچر کو اطمینان کے ساتھ سننے کی درخواست کی۔ معزز لیکچرار نے مسلمانوں اور دیگر مذاہب اور بالخصوص ہندو صاحبان کے تعلقات کے سوال کو پیش نظر رکھا اور فرمایا کہ اگر لوگ قرآن مجید کے صلح آمیز اصولوں پر عمل کریں تو مذہبی تنازعات بآسانی رفع ہو سکتے ہیں۔ اور یہ کہ اشاعت اسلام بزور تلوار نہیں ہوئی بلکہ محبت اور ہمدردی سے کام لیا گیا اسلام نے اپنے متبعین کے دلوں میں دوسری اقوام کے خلاف کبھی بھی برے خیالات نہیں بٹھائے بلکہ دشمنی کے بدلے محبت، اور عفو جب تعلیم قرآن مجید۔ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شیوہ رہا ہے۔ اور تلوار سے بحالت مجبوری اس وقت کام لیا گیا۔ جبکہ محبت اور درگذر سے کام نہ چل سکا۔ اگر لوگ احکام مندرجہ قرآن مجید پر عمل کریں تو یہ روز کے جھگڑے اور ایک دوسرے کے خلاف اطمینانی ہرگز نظر نہ آئیگی۔ ہمارے سلسلہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی کہ ہم ہمیشہ ایک دوسرے سے ہمدردی اور محبت سے پیش آویں چنانچہ حضورؑ اور حضور کا یہ مذہب ہے کہ جناب رام۔ کرشنا۔ بدھ اور مسیح ناصری علیہم السلام تمام خدا کے مقربین اور نیک بندے تھے۔ اس لئے ہم دنیا کے تمام مہذب مذاہب کے بانیوں کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ اور لوگوں کی باہمی نفرت اور دشمنی کی ایک بڑی وجہ بھی ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے بانی مذہب کی عزت نہیں کرتے۔ جب تک دنیا میں یہ سلسلہ قائم ہے اتفاق کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ضروری ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے بانی مذہب کے حق میں برے الفاظ کے استعمال کی عادت ترک کریں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ہندوؤں عیسائیوں اور پارسیوں کے نبیوں کی عزت کریں یہ کیسا دکھ دینے والا نظارہ ہے۔ کہ ہندوستان پھوٹ اور تنزل میں پڑا ہے۔ جبکہ تمام دیگر اقوام ترقیات حاصل کر رہی ہیں۔ بیشک صلح پسند دلوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کہ ہندوستان کی مختلف اقوام میں اتفاق پیدا ہو سکے۔ لیکن ابھی تک حقیقی اتفاق پیدا نہیں ہو سکا۔ لوگ "اتفاق" "اتفاق" کر رہے ہیں مگر بے سود کیونکہ اختلافات کا دائرہ دن بدن زیادہ وسیع ہو رہا ہے۔ اور تنازعات عام دکھلائی دیتے ہیں۔ محض لیکچروں اور اخباری مضامین سے کامیابی کی امید نہیں۔ حقیقی کام کے لئے وقت آگیا ہے اور لوگوں کو چاہیئے کہ تمام جدوجہد سے کام لے کر مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان اتفاق پیدا کرنے کی عملی کوشش کریں۔ اور ایک نہایت عمدہ ترتیب کے ساتھ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہوئے منزل مقصود کی طرف چل پڑیں۔ بیشک یہ کام کسیقدر مشکل ضرور ہے۔ مگر ہمت ہار کر بیٹھ جانا مناسب نہیں۔ بلکہ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے تمام ممکن سے ممکن کوششوں کو ان کے انتہائی درجہ تک پہنچانا چاہیئے۔ محض وقتی جوش کے ماتحت کام کرنا۔ اور گورنمنٹ کو برا بھلا کہنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا۔ چاہیئے کہ آپ لوگ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے آپ کوشش کرنی پڑیگی۔ ملک کی ترقی جبھی ممکن ہے۔ کہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی بھائی بنکر رہیں۔ اور اگر لوگ اتفاق پیدا کرنا چاہیں۔ تو یہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ حاصل نہ ہو سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور عملی نمونہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اہل اسلام کے لئے یہ کہنا بالکل ناممکن ہے۔ کہ وہ اپنے ہندو بھائیوں کے ساتھ اتفاق سے اس لئے نہیں رہ سکتے کہ ان کو قرآنی تعلیم اجازت نہیں دیتی۔ اور ان کو اگر کچھ بھی اپنے قرآن مجید اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ہے۔ تو وہ اس فرض سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ اس بارہ میں قرآنی احکام بہت صاف اور زوردار ہیں۔ اور مسلمانوں کو ہندوؤں یا دیگر اقوام کے خلاف برے خیالات رکھنے کی ہرگز جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔

آخیر پر ان باتوں کو عمل میں لانے کے لئے لیکچرار نے عملی تجاویز بتلائیں۔ اور فرمایا کہ ایسی مجالس قائم کرنی چاہئیں۔ جہاں مختلف اقوام کے مذہبی لیڈر جمع ہوا کریں۔ اور ایک دوسرے کو اپنے اپنے مذاہب اور بانیان مذاہب کی خوبیوں سے واقف کریں۔ اور ایک کونسل بنائی جاوے۔ جس میں مختلف اقوام کے برابر نمائندے اپنے اپنے اختلافات اور دیگر امور متعلقہ پر گفتگو کریں۔ اور انھیں حکام اور پبلک کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے۔ اور جب کوئی اہم تنازعہ یا جھگڑا پیدا ہو جاوے۔ تو وہ معاملہ کی تحقیقات کریں۔ اور متفق طور پر اصل مجرم کو مجرم قرار دیں۔ ایسے طریقوں کو کام میں لانے سے ہندوستان میں اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اہالیان ملک اس نہایت اہم امر کی طرف اپنے حقیقی جوش کے ساتھ ہمہ وجہ متوجہ ہونگے"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور) ۲ مارچ ۱۹۱۹ء

یکم مارچ کا الفضل وی پی

میں احباب کو دو بار اطلاع دے چکا ہوں کہ یکم مارچ کا الفضل ایک ایک روپیہ کا وی پی کل خریداروں کے نام اس لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ اس اعانت سے کاغذ کی گرانی کی وجہ سے فنڈ میں جو کمی آگئی ہے اسے پورا کیا جائے تعجب ہے کہ پھر بھی بعض دوستوں کے خط پہنچے ہیں۔ کہ ہم تو قیمت دے چکے ہیں۔ یہ وی پی کیسے ہیں۔

۲۔ یہ اخبار ۸ صفحے کا تھا۔ بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ اخبار نامکمل پہنچا حالانکہ اخبار مکمل ۸ صفحے کا ہی ہے۔

(۳) جن احباب کی قیمت ماہ فروری میں ختم ہوتی ہے وہ جلسہ پر ضرور قیمت لیتے آئیں۔ یا کسی کے ہاتھ بھیجدیں۔ منیجر الفضل"

تصحیح ضروری

۴۔ مارچ کے پرچے کے صفحہ ۳ کالم ۳ سطر ۷ پر جو آیت درج ہے۔ اس میں "فان للہ" چھپا ہے صحیح "فان لہ" ہے۔ احباب براہ مہربانی درست کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۸- مارچ ۱۹۱۹ء

مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ سفر لاہور میں جہاں اور بہت سے نتیجہ خیز امور رونما ہوئے جن کا مختصر طور پر اخبار میں ذکر ہوتا رہا ہے وہاں "مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی لاہور" میں حضور کا جو لیکچر ہوا وہ خدا کے فضل وکرم سے ہر رنگ میں نہایت کامیاب ہوا۔ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ایک قابل بیان یادگار رہیگا۔ مذکورہ بالا سوسائٹی قریبًا دو سال سے اسلامیہ کالج کے متعلق قائم ہے۔ اور اس کے بانی جناب سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے پروفیسر تاریخ ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے قیام لاہور کے دنوں میں سید صاحب موصوف کئی بار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بہت بہت دیر تک مذہبی وتاریخی مسائل پر گفتگو کرتے رہے۔ آخر ۲۷- فروری ۱۹۱۹ء کی شام کو جبکہ صبح حضرت خلیفۃ المسیح کا واپس قادیان آنے کا ارادہ تھا۔ آئے اور حضور سے مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی میں اسلامی تاریخ کے کسی باب پر ۲۶- کی شام کو لیکچر دینے کی درخواست کی۔ اگرچہ وقت نہایت تنگ تھا۔ اور پھر سفر کی وجہ سے ضروری تاریخی کتب کا مہیا ہونا ناممکن تھا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر تقریر کرنے کا مشورہ نہ دیتے تھے۔ اور صحت کے خراب ہو جانے کا ڈر بیان کرتے تھے تاہم حضور نے نہایت خوشی اور مسرت سے قبول فرمالیا۔ اور ۲۶- تاریخ سوا سات بجے شام حبیبیہ ہال میں اسلام میں فتنوں کی ابتداء پر لیکچر ہونا قرار پایا۔ باوجود اس کے کہ لیکچر کا اعلان بوجہ تنگی وقت سوائے کالجوں کے عام طور پر نہ ہو سکا اور پھر لیکچر گاہ میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ حاضرین کی تعداد اتنی تھی کہ اس سے پہلے شاید ہی اس سوسائٹی کے کسی لیکچر میں ہوئی ہو

جلسہ کے پریزیڈنٹ

اس جلسہ کے پریزیڈنٹ سوسائٹی کی طرف سے خانصاحب شیخ عبد العزیز صاحب بی۔ اے آنریری سکرٹری انجمن حمایت اسلام منتخب کئے گئے تھے جو کسی نامعلوم وجہ سے وقت معینہ پر نہ آسکے اس لئے جلسہ کی کارروائی سوسائٹی کے مستقل پریزیڈنٹ جناب سید عبد القادر صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں شروع ہوئی جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کے تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب سید عبد القادر صاحب نے بحیثیت پریزیڈنٹ ایک مختصر تقریر کی جو یہ ہے

پریزیڈنٹ صاحب کی افتتاحی تقریر

حضرات عام طور پر یہ قاعدہ ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی صاحب لیکچر کے لئے تشریف لائیں۔ تو صدر انجمن حاضرین سے ان کا تعارف کرایا کرتا ہے۔ لیکن آج کے لیکچرار اس عزت اس شہرت اور اس پایہ کے انسان ہیں کہ شاید ہی کوئی صاحب ناواقف ہوں آپ اس عظیم الشان اور برگزیدہ انسان کے خلف ہیں جنہوں نے تمام مذہبی دنیا اور بالخصوص عیسائی عالم میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ گذشتہ صدی کی تاریخ کی جہاں تک مجھے ورق گردانی کرنی پڑی ہے۔ اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اس عرصہ میں تین نامور انسان پیدا ہوئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ انیسویں صدی مسلمانوں کے لئے نہایت گئی گذری تھی۔ تاہم اس نے مختلف رنگوں کے تین بڑے انسان پیدا کئے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑا شخص تو وہ تھا جس نے ۱۸۵۷ء کے غدر کے نہایت نازک زمانہ میں مسلمانوں کی راہ نمائی کی۔ اور مسلمانوں کو بہت حد تک تباہی سے بچا لیا۔ اس وقت اگر وہ نہ ہوتا۔ تو آج حیدر آباد ایسی عظیم ریاست کا نام ونشان نظر آتا۔ دوسرا شخص سر سید تھا جس نے تعلیمی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ اور تیسرا انسان حضرت مرزا غلام احمد تھا جس نے مذہبی دنیا میں نہایت عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب آئے جبکہ مسلمانوں کی مذہبی حالت نہایت بری ہو چکی تھی۔ ایسی حالت سے حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کو ابھارا اور مذہب کی طرف لوٹنے کی ترغیب دی۔ اس مقصد میں انہیں کس قدر کامیابی ہوئی۔ اس کے متعلق میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا ثبوت آپ لوگوں کے سامنے موجود ہے۔ میں کسی لمبی تقریر کے لئے کھڑا نہیں ہوا بلکہ صرف یہ بتانے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ کہ آج کے لیکچرار اس برگزیدہ انسان کے خلف ہیں جس نے اس زمانہ میں مذہبی دنیا میں تہلکہ ڈال دیا۔ پس میں ان چند الفاظ کے بیان کرنے کے بعد جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ سٹیج پر تشریف لا کر اپنے

وسیع اور قابل قدر معلومات سے مستفیض فرمادیں

پیشتر اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر شروع ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے جو ہاتھ میں لمبا چوڑا کاغذ لئے کھڑا تھا۔ کوئی فتوٰی سنانا چاہتا تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ اپنا فقرہ پورا کرے۔ سوسائٹی کے سکرٹری صاحب نے حکم دیا کہ اسے پکڑ کر باہر نکال دو جس کی فوراً تعمیل ہونے لگی۔ لیکن اسکی خاموشی کے ساتھ بیٹھنے کا اقرار کر لینے پر چھوڑ دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سٹیج پر تشریف لا کر اپنی تقریر کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد ان الفاظ سے شروع فرمایا کہ کچھ عرصہ ہوا میں نے یہ بات نہایت خوشی کے ساتھ سنی تھی۔ کہ اسلامیہ کالج لاہور میں ایک ایسی سوسائٹی قائم ہوئی ہے۔ جس میں تاریخی امور سے ۔ اتفکار اپنی اپنی تحقیقات بیان کیا کریں گے ۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی تھی کیونکہ اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے ۔ اور خصوصاً کوئی ایسی قوم جو اپنی گذشتہ تاریخ سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی ۔ اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سی باتوں کی محرک ہوا کرتی ہے ۔ پس جب اس سوسائٹی کے قائم ہونے کا مجھے علم ہوا تو اس خیال سے کہ اس میں جہاں اور تاریخی مضامین پر لیکچر ہونگے ۔ وہاں اسلامی تاریخ پر بھی ہونگے ۔ جن سے کالجوں کے طالبعلم اندازہ کر سکیں گے ۔ کہ ان کے سامنے کیا فرائض ہیں ۔ ان کے آباؤ اجداد کے سامنے کیسے کیسے مشکل کام آتے رہے ۔ اور کس خوش اسلوبی اور کیسے استقلال کے ساتھ ان کو کرتے رہے ۔ پھر یہ معلوم ہوگا کہ ہم کیسے آباء کی اولاد ہیں ۔ اور ان جیسے بننے کا خیال پیدا ہوگا ۔ اس لئے مجھے اس سوسائٹی کے قائم ہونے پر بہت خوشی ہوئی ۔ اور اب جبکہ مجھ کو اس سوسائٹی میں اسلامی تاریخ کے کسی حصہ پر لیکچر دینے کے لئے کہا گیا ۔ تو میں نے نہایت خوشی سے اپنی روانگی کو ملتوی کر کے منظور کر لیا اس وقت میں اسلامی تاریخ کے بعض اہم واقعات کو بیان کروں گا ۔

آپ لوگ جانتے ہیں ۔ کہ جو کام اللہ تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے ۔ وہ اپنی نوعیت میں اگرچہ بہت سی شقوں پر حاوی ہے ۔ مگر جو خاص تاریخی مضامین ہیں ۔ ان سے ذاتی واقفیت کے لئے تو مطالعہ جاری رہتا ہے ۔ لیکن چونکہ ہمارا اصل فن اور کام مذہب کی تحقیقات کرنا ہے ۔ اس لئے ایسے مضامین پر خاص توجہ نہیں کی جاتی ۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے ۔ کہ ترقی کے لئے اپنی تاریخ سے نوجوانوں کو آگاہ کرنا نہایت ضروری اور اہم ہے ۔ اس لئے میں اس وقت کچھ اسلامی تاریخی امور بیان کرونگا ۔

آج میں آپ لوگوں کو اس امر کے متعلق اپنی تحقیقات سنانا چاہتا ہوں ۔ کہ ہماری دو خلافتیں ایسے تاریک پردے میں چھپائی گئی ہیں ۔ کہ غیر تو غیر خود مسلمان بھی حقیقت سے ناواقف ہو گئے ہیں وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافتیں ہیں ۔ ان کے متعلق ایسی غلط روایات مشہور ہیں ۔ کہ ایک مسلمان انہیں پڑھ کر سوائے اس کے کہ پریشان ہو جائے اور کچھ نہیں کہہ سکتا بات دراصل یہ ہے ۔ کہ غیر مسلموں نے اسلامی واقعات کے متعلق جو تاریخیں لکھی ہیں ۔ ان میں نہایت جلیل القدر صحابہ پر بڑے بڑے الزام لگائے ہیں ۔ جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہے ۔ کہ گویا صحابہ ذاتی اغراض اور ذاتی مفاد کی خاطر اسلام کو تباہ و برباد کر رہے تھے ۔ اس قسم کی کتابوں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں بھی یہی خیال پیدا ہو گیا ہے ۔ اور وہ سمجھے ہوئے ہیں ۔ کہ اسلام میں فتنوں کے موجب بعض بڑے بڑے صحابہ ہی تھے لیکن اس کے متعلق میں نے جو تحقیقات کی ہے اور میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ ان فتنوں کی وجوہات اور ہی ہیں ۔ وہ لوگ جنہوں نے یہ کوشش کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے وجود میں فتنہ و فساد کی وجوہات تلاش کریں ۔ انہوں نے سخت غلطی کی ہے ۔ فتنہ کی وجوہات اور جگہ تلاش کرنی چاہئیں ۔ کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے لمبے عرصہ تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ کے جلیل القدر اور جاں نثار صحابہ تھے ۔ آپ سے نہایت قریبی رشتے اور تعلق رکھتے تھے ۔ ان کے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ وہ چند ہی سال میں ایسے بگڑ گئے ۔ کہ ذاتی اغراض کے لئے اسلام کو تباہ کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے ۔ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا کسی قدر اندازہ لگانے کی بھی اہلیت رکھتا ہے ۔ وہ صحابہ کرام کے متعلق اس قسم کا وہم بھی نہیں کر سکتا ۔ گو مسلمان یہ تو نہیں کہتے کہ صحابہ نے اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے لئے فتنے کھڑے کئے ۔ لیکن انہوں نے ایسے لوگوں کی غلط روایتوں کو سچا سمجھ لیا ۔ جنہوں نے اچھی طرح اسلام نہ قبول کیا تھا ۔ اور صرف زبانی اقرار اسلام کیا ۔ چونکہ یہ روائتیں ایسی ہیں ۔ جن کا نتیجہ یہ نکلتا ہے ۔ کہ صحابہ پر ذاتی اغراض کی خاطر فتنہ پیدا کرنے کا الزام آتا ہے ۔ اس لئے مسلمان جب ان کو درست مانتے ہیں ۔ تو گویا صحابہ پر ہی الزام لگاتے ہیں ۔ حالانکہ دراصل ایسا نہیں ہے ۔ جیسا کہ میں ابھی بیان کرونگا ۔

اس تمہید کے بعد حضور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں پیدا ہونیوالے فتنوں اور فسادوں کو مختصر طور پر بیان فرمایا ۔ جنہیں سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا ۔ چونکہ وقت زیادہ ہو گیا تھا ۔ اس لئے حضور نے سید عبد القادر صاحب سے فرمایا ۔ کہ اس لیکچر کے لئے میں نے جس قدر نوٹ کئے تھے ۔ ان کے مطابق اگر بیان کروں تو کم از کم ۱۲ گھنٹے چاہئیں ۔ لیکن میں نے بہت مختصر

طور پر بیان کیا ہے - کیا اب لیکچر ختم کر دوں - اُنھوں نے کہا آپ فرماتے جائیں - اس پر حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے فتنوں پر بھی کسی قدر روشنی ڈالی -

پریزیڈنٹ صاحب کی اختتامی تقریر

حضور کی تقریر کے خاتمہ پر پریزیڈنٹ صاحب جلسہ نے اعلان کیا کہ اگر کوئی صاحب اس تقریر کے متعلق کچھ پوچھنا چاہیں - تو سٹیج پر آکر پوچھ سکتے ہیں - کچھ عرصہ انتظار کرنے پر جب کوئی نہ آیا - تو پریزیڈنٹ صاحب نے مندرجہ ذیل اختتامی تقریر کی

حضرات! میں نے بھی کچھ تاریخی اوراق کی ورق گردانی کی ہے - اور آج شام کو جب میں اس ہال میں آیا - تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے - اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں - لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے - کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں - اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی کو اس بجلی کے لیمپ (جو اوپر آویزاں تھا) کی روشنی سے ہے -

حضرات! جس فصاحت اور علمیت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے ایک نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے - وہ انھیں کا حصہ ہے - اور یہاں بہت کم لوگ ہونگے - جو ایسے ادق باب کو بیان کر سکیں - میرے خیال میں تو لاہور میں بھی ایسا کوئی شخص نہیں ہے (

حضرات یہ افسوسناک امر ہے - کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ہی سال بعد مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا - اور اس سے مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا - مسلمانوں نے ابتدا میں جو کچھ کیا - وہ اتفاق اور اتحاد ہی سے کیا - اور نہایت خلوص اور جوش سے اشاعت اسلام کی کوششیں کیں - مگر بدقسمتی سے بعد میں کچھ ایسے لوگ شامل ہو گئے - جنہوں نے اسلام کو بیخ و بن سے اُکھاڑنے کی قسم کھا رکھی تھی - اس میں شک نہیں کہ ایسے لوگ کسی حد تک کامیاب ہو گئے - مگر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہر تاریکی کے بعد ہی روشنی اچھی معلوم ہوتی ہے - اور ہر مصیبت کے بعد آرام ملا کرتا ہے - اسی طرح اس انقلاب کے بعد پھر اقبال کا زمانہ آیا - جبکہ مسلمانوں کو اسی طرح خوشیاں حاصل ہوئیں - جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت ہوئی تھیں -

حضرات میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا - کیونکہ پہلے ہی دیر ہو گئی ہے - مگر اتنی التجا کرتا ہوں - کہ آپ اپنی پرانی تاریخ پر غور کریں اور سوچیں - کہ جب مسلمان ایک تھے - تو کس طرح ساری دنیا پر پھیل گئے - اور پھر جب ان میں وہ لوگ شامل ہو گئے - جن کا ابھی جناب مرزا صاحب نے ذکر کیا ہے - تو کیسی تباہیاں آئیں - اب وقت آگیا ہے - کہ ہم آپس کے تفرقے مٹا کر ایک ہو جائیں ایک دوسرے کو گالیاں دینا چھوڑ کر متحد ہو جائیں ہم نے مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اس لئے قائم کی ہے - کہ مسلمانوں کو بتایا جائے - کہ پہلے ان کی کیا حالت تھی اور اب کیا ہے - اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں کی جاتی - خواہ کوئی احمدی ہو یا حنفی یا کسی اور فرقہ و مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو سب کو دعوت دی جاتی ہے - پس جس طرح یہاں مختلف مذاہب کے لوگوں نے آکر اپنی اپنی تحقیقات کے نتائج بیان کئے - اسی طرح مناسب سمجھا گیا - کہ احمدیوں کے زبردست لیڈر اور اس سلسلہ کے بانی کے خلف الرشید کو بھی لیکچر دینے کے لئے مدعو کریں اور ان کی باتوں کو سنیں -

حضرات میرا خیال ہے - کہ آپ سب صاحبان نہایت محظوظ ہوئے ہونگے - ان باتوں کے سننے سے جو جناب مرزا صاحب نے بیان کی ہیں اور میں خواہش کرتا ہوں - کہ ایسے ایسے قابل انسان ہماری سوسائٹی میں ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی زبردست علمیت اور شخصیت کا انسان ہماری سوسائٹی کا ممبر بن جائے - تو سوسائٹی کو چار چاند لگ جائینگے - کیونکہ آپ جیسا انسان اگر کبھی کبھی اپنا قیمتی وقت نکال کر ہمیں دے - تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو جائیں - پس اگر آپ ممبری قبول کریں گے - تو نہ صرف ہمیں آپ سے دنیاوی برکت حاصل ہوگی - بلکہ دینی برکت بھی حاصل ہوگی - امید ہے آپ اجازت دیں گے - کہ ہم آپ کا نام ممبروں کے رجسٹر میں درج کرلیں -

لیکچر کے چھپوانے کی تحریک

جناب پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر کے بعد جناب حافظ فیروز الدین صاحب انسپکٹر پولیس انارکلی لاہور نے چند منٹ تقریر کرنے کے لئے کہا -

جناب مرزا صاحب نے جو لیکچر دیا ہے یہ ایک خاص لیکچر ہے - اور ایسے لیکچر بہت کم سننے میں آتے ہیں - اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب اس لیکچر میں ان امور کا اضافہ کرکے جو تنگی وقت کی وجہ سے مفصل طور پر بیان نہیں ہوسکے مفصل تیار کر دیں اور اس کے چھپوانے کے لئے ابھی چندہ کیا جائے - اور ہسٹاریکل سوسائٹی اس لیکچر کو چھپوا کر عام طور پر تقسیم کرے - میں اس غرض کیلئے ۵۰ روپیہ دیتا ہوں -

اس پر چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا - اور چند ہی منٹ میں قریباً پونے تین سو روپیہ نقد اور وعدوں کی صورت میں جمع ہو گئے اس پر جناب پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا حضرات میں نے ابھی عرض کی تھی کہ جناب مرزا صاحب کے ہسٹاریکل سوسائٹی کے ممبر ہونے سے جہاں ہمیں دینی فوائد حاصل ہونگے وہاں دنیوی فوائد بھی ہونگے - اس کا ثبوت ابھی مل گیا ہے - اور ہتھیلی پر سرسوں جمانا اسی کو کہتے ہیں - دیکھئے حافظ فیروز الدین کی تحریک پر کس طرح چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا ہے - امید ہے کہ ہم چند ہی دنوں میں اس لیکچر کو چھپوا کر تقسیم کرنے کے قابل ہو سکیں گے -

خطبہ جمعہ

ایام جلسہ میں احباب قادیان کے فرائض

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸- فروری ۱۹۱۹ء

حضور نے سورہ فاتحہ تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت اب کے ہمیں دسمبر کے ایام میں جو ہمیشہ جلسہ کے لئے مقرر ہوتے رہے ہیں جلسہ کو ملتوی کرکے بعد کی کسی تاریخ پر اٹھا رکھنا پڑا تھا- اب غور و فکر اور مشورہ کے بعد یہی مناسب سمجھا گیا کہ جلسہ مارچ کے دنوں میں ہو کیونکہ اپریل کی نسبت زمیندار مارچ میں زیادہ فارغ ہوتے ہیں- چونکہ اس سالانہ اجتماع میں چاروں طرف سے لوگ آتے ہیں اور خدا کے فضل سے اس کثرت سے آتے ہیں- کہ یہاں والوں کو انتظام میں مشکل ہوتی ہے- اس لئے میں اپنے سب احباب کو متوجہ کرتا ہوں- کہ انتظام کے لئے صرف وہی لوگ کافی نہیں جن کے سپرد دوران سال میں یہ کام ہوتا ہے- اور نہ صرف مدرسوں کے طالب علم کافی ہوتے ہیں- گو جلسہ کے ایام میں زیادہ تر کام کا بار دونوں مدرسوں پر ہی پڑتا ہے- یعنی دونوں مدرسوں کے طالب علم اور مدرس کام کرتے ہیں- مگر ان کے سوا دوسرے لوگوں کے سپرد بھی کام ہوتا ہے-

میرے نزدیک سوائے چند دوکانداروں کے جن کا یہ وقت ہوتا ہے- کہ وہ کچھ خرید و فروخت کریں وہ معذور ہیں- جہاں تک ہوسکے دوسرے تمام احباب کا فرض ہے کہ وہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں- تاکہ باہر سے آنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو- ہر شخص کو کبھی نہ کبھی مہمان بننا پڑتا ہے- اور وہ جان سکتا ہے کہ سفر میں کس قدر تکلیفیں ہوتی ہیں- سفر کا صحت پر بہت اثر پڑتا ہے- کیونکہ صحت کے قیام کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے- ان کے میسر آنے میں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے کھانا اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتا- کہ جو صحت کے مناسب غذا ہو وہ کھائیں- پھر اکیلے دوکیلے میں ایسی غذا کا بھی انتظام ہوسکتا ہے مثلاً کوئی شخص کسی کے ہاں جاتا ہے- تو وہ اس کی خاطر کئی قسم کے کھانے مہیا کردیتا ہے- لیکن ان اجتماعوں میں کئی اقسام کا کھانا نہیں مل سکتا ایک ہی قسم کا کھانا ہوتا ہے- کسی وقت دال کسی وقت شوربا-

پس ایسے موقعوں پر مناسب چیزیں نہیں مل سکتیں نہ پورے طور پر ایسے مکانات مل سکتے ہیں جو کافی آرام دہ ہوں- نہ چارپائیوں کا پورا انتظام ہوتا ہے زمین پر ہی لیٹنا پڑتا ہے- پھر سفر میں جو بستر ہمراہ ہوتا ہے- وہ بھی کافی نہیں ہوتا- پس ان دقتوں کی وجہ سے ایک قسم کی کمزوری انسان میں پیدا ہوجاتی ہے- اور وہ چڑچڑا ہوجاتا ہے- یہ درست بات ہے کہ انسان میں جتنی طاقت ہوگی اتنا ہی وہ حلیم الطبع ہوگا- لیکن جتنا کمزور ہوگا- اتنا ہی چڑچڑا ہوگا- تو سفر میں کمزور صحت والوں کے لئے بہت تکلیف ہوتی ہے- غرض ان تمام حالتوں میں مہمانوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے- اور میزبانوں کے لئے بھی بڑے اجتماعوں میں مشکل ہوتی ہے- ہمارے سکولوں کے بچے شوق رکھتے ہیں کہ ان ایام میں مہمانوں کی خدمت کریں- اور وہ خوشی سے کرتے ہیں- لیکن چونکہ ان کو تجربہ نہیں ہوتا- اس لئے وہ مہمانوں کی ضرورتوں کو بھی بعض اوقات پوری طرح نہیں سمجھ سکتے- اس لئے جو لوگ تجربہ کار ہیں ضرورت ہے کہ وہ ان بچوں کے نگران مقرر کئے جائیں- پس جو لوگ اس کام کو کرسکتے ہیں- جہاں تک ہوسکے وہ مہمانوں کی آسائش میں ہاتھ بٹائیں- لیکن یہ ابھی سے ہونا چاہئے تاکہ افسران لوگوں کے متعلق کام تجویز کرسکیں- اگر وقت پر کہا جائیگا- تو وہ ان کے لئے کام نہیں تجویز کرسکیں گے- کیونکہ کسی کیلئے مناسب کام تجویز کرنا بھی بڑے غور و فکر کا کام ہوتا ہے- پس جلدی اپنی خدمات کو پیش کردینا چاہیئے- تاکہ ان کو وہ کام سپرد کئے جائیں- جن کے وہ اہل ہوں-

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں- کہ مہمان کی عزت و اکرام ایمان میں داخل ہے- پس چاہیئے کہ احباب اپنے مہمانوں کے آرام و آسائش کے سامان جہاں تک ان سے ہوسکے مہیا کرکے اپنے ایمانوں میں زیادتی کریں-

خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے-

سالانہ جلسہ

خدا کے فضل و کرم سے سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء بروز ہفتہ- اتوار- پیر کو ہوگا- احباب جلسہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور دوسرے لوگوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کریں- تمام اصحاب اپنے اپنے بستر ساتھ لائیں- اور ان پر اپنے نام اور پتہ کی چٹیں چسپاں کردیں- تاکہ منتظمین کو ان کے پہنچانے میں آسانی ہو۔

مولوی محمد علی کے رسالہ مرآۃ الحقیقۃ پر نظر

جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ اور عادت مستمرہ سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے نبیوں اور رسولوں اور ان کے برحق خلیفوں اور سچے جانشینوں کے مقاصد حقہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والے سخت سے سخت مخالف دشمن باوجود ہر طرح کی قلمی مخفی - قدمی - درہمی کوششوں اور جان توڑ کوششوں کے ناکام اور نامراد رہے - اسی طرح اور بالکل اسی طرح اس عہد جدید میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے دشمن اور مخالف ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے شروع دور خلافت ثانیہ سے لے کر آج تک مع اپنے رفقاء کے حضرت خلیفۃ وقت کی مخالفت میں خوب کرتب دکھلائے ہیں۔ اور آپ کی تحریروں کو دیکھنے سے یہی سمجھ میں آتا ہے۔ کہ آپ نے ایم - اے اور ایل - ایل - بی کی لیاقت کو اگر پوری طاقت اور پورے زور کے ساتھ کسی ناجائز محل اور خلاف حق مصرف پر استعمال کیا ہے تو وہ خلافت حقہ راشدہ کی مخالفت ہے جس میں آپ نے مغالطہ دہی کے ایسے طریقوں کو عمل میں لایا ہے کہ جس کے استعمال کو ایک خدا ترس اور تقوے شعار انسان علاوہ اخلاقی موت کے دیانت - امانت اور ایمان کا استیصال یقین کرتا ہے - چند سادہ طبع اور حقیقت سے بیخبر ایسے ہیں کہ جنہوں نے دام کو دانہ سمجھ کر اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا اور لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کے ارشاد واجب الانقیاد کی خلاف ورزی سے بغاوت شعار اور باطل کیش لوگوں کی معیت میں ہونے سے نور کے مقابل نار کو اختیار کیا لیکن جن اولوا الالباب اور حقائق شناس اصحاب نے کتاب النبوۃ فی الاسلام سے لے کر مرآۃ الحقیقۃ تک آپ کی تالیفات کو ملاحظہ کیا ہے - وہ بخوبی سمجھتے ہیں - کہ مولوی صاحب نے مغالطہ دہی کیلئے جادہ صواب سے کس قدر انحراف کیا ہے - آپ کی سب تحریروں کا ماحصل کیا ہے - یہ کہ وہ سلسلہ حقہ جس کی بنیاد خدائے عزوجل نے اپنے برگزیدہ نبی اور رسول اور بزرگ مسیح کے ذریعہ دنیا میں قائم کی تھی جس طرح سے بھی ہو سکے اس کا استیصال کر دیا جائے - اور وہ لوگ جو خدا کے برگزیدہ رسول کے تختگاہ اور مقدس مقام اور سلسلہ کے مرکز اور ہیڈ کوارٹر قادیان کی طرف یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کے مطابق جاتے ہیں اور جن کا جانا باوجود مخالفین سلسلہ کی سخت مخالفانہ کوششوں کے خدا تعالیٰ کے تازہ نشانوں سے عظیم الشان نشان - اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے آیات عظیمہ سے بہت بڑی آیت اور زبردست دلیل ہے - جس طرح سے بھی ہو ان کو وہاں جانے سے روک دیا جائے - اور جو کام مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری - اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور دیگر علمائے مخالفین اور سجادہ نشینوں کی سخت سے سخت مخالف کوششوں سے نہیں ہو سکا - آج ان سب کے قائم مقام بن کر ان کی مراد پوری کر دیں - سو کوششیں ہو رہی ہیں - اور فائر کئے جا رہے ہیں - نتیجہ دیکھئے کیا ہوتا ہے حدیث صحیح سے ثابت ہے - کہ دجال کامیاب نہیں ہو سکیگا - خواہ وہ دجال اکبر ہی کیوں نہ ہو - جس سے امید قوی ہے - کہ یہ اپنی کوششوں میں جو سلسلہ الٰہیہ کے استیصال کے لئے کر رہے ہیں - کامیاب نہیں ہو سکیں گے -

مولوی محمد علی صاحب کا اپنی تحریروں میں حضرت خلیفۃ وقت کی عزت اور شان علم پر حملہ کرنے کے لئے کبھی آپ کے قول موجہ اور کلام مدلل کو ہنسی میں اڑاتے ہوئے اس کے متعلق یہ کہنا کہ یہ طفلانہ باتیں ہیں کبھی آپ کی تحریر کو جو نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے علاوہ حضرت مسیح موعود کے عین منشاء کلام کے مطابق ہوتی ہے - یہ لکھنا کہ یہ دین سے کھیل ہے اور کبھی آپ کے منشاء حق کو جسارت قرار دیکر آپ کو شر من تحت ادیم السماء کے مصداق علماء سوء سے بھی بدتر ظاہر کرنا مولوی محمد علی کی وہ کمینہ حرکات ہیں - جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے ساتھ سچا تعلق رکھنے والوں کو آپ کی موعودہ اور محمودہ اولاد اور مبشر فرزندوں کے متعلق ایسے کمینے حملوں کو دیکھ کر بہت ہی بڑا رنج اور بہت ہی بڑی تکلیف محسوس ہوتی ہے - جس پر بجز اس کے کہ استرجاع کے صبر آفریں کلمہ کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کریں اور کیا چارہ ہو سکتا ہے -

مولوی محمد علی غور کریں - کیا اس قسم کی حرکات سے وہ اہل حق اور حضرت مسیح موعود کے منشاء کے موافق احمدی سمجھے جا سکتے ہیں - ہرگز نہیں سلسلہ حقہ احمدیہ کے عقائد صحیحہ جو حضرت مسیح موعود کے منشاء کے عین مطابق ہیں مولوی صاحب کا ان کے مخالف ہونا ایسا واضح امر ہو گیا ہے کہ سلسلہ کے سب مخالفین نے اس کی شہادت دی حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ جیسے سخت ترین مخالف سلسلہ نے بھی اس بات کی شہادت دے دی کہ غیر مبایعین کے عقائد جو مسئلہ نبوت مرزا صاحب اور مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ہیں - وہ مرزا صاحب کے بالکل خلاف ہیں - یہاں تک کہ مولوی ثناء اللہ نے ایک اشتہار کے ذریعہ اس بات کا اظہار بھی کیا کہ اگر مولوی محمد علی صاحب میرے ساتھ اس بارہ میں بحث کرنا چاہیں - تو میں مرزا محمود احمد صاحب کی طرف سے وکیل ہو کر بحث کے لئے بھی تیار ہوں - اور حق یہ ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب کا عقیدہ مرزا صاحب بانی سلسلہ کے مطابق ہے اور مولوی محمد علی اور دوسرے غیر مبایعین کا مخالف ہے -

والفضل ما شهدت به الاعداء

پس کس قدر افسوس ہے - کہ باوجودیکہ مولوی محمد علی دیدہ و دانستہ ایک گروہ کو اپنے غلط عقائد سے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال رہے ہیں - پھر آپ ہیں - کہ اپنے تئیں بڑے پر زور الفاظ سے اہل حق ظاہر کرنے - اور جو اہل حق ہیں انھیں

منال اور مضل قرار دے رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب اپنی اس روش کے ہوتے ہوئے۔ اہل حق ہیں۔ تو آپ اسی روش کے پہلے شیعہ اور خوارج کو کس بنا پر فاسق اور اہل باطل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ آنحضرت کی نبوت اور آپ کے بعد کی خلافت کے مصدق۔ ہاں صرف خلفاء کے متعلق انھیں تنازع ہے۔ پھر آپ کے انکار کو کفر یقین کرنے والے جن کے مقابل آپ مسیح موعود کی نبوت کے جو دراصل آنحضرت ہی کی نبوت ہے انکار کرنے والے آپ کے بعد کی خلافت اور خلفاء کے مکذب اور منکر آپ کے انکار کرنے والوں کو مسلمان یقین کرنے والے۔ اب شیعہ اور خوارج تو اس کم درجہ کی تکذیب اور انکار کے ہوتے ہوئے بھی فاسق اور بغاۃ ہیں۔ لیکن آپ پہلے روافض اور خوارج سے بھی بڑھ کر تکذیب اور انکار کے درجہ میں ہو کر اہل حق اور پکے احمدی اور سچے مسلمان ہیں

اے نفس پر فریب بایں کر دل فریب
گر اہل حق توئی۔ بجہان اہل کفر کیست
گر دولت بر رب علیم است اعتقاد
گو پیش آں علیم ز تو ایں فریب چیست
(پیش علیم باز گو ایں فریب چیست)

یہ کس قدر چالبازی ہے۔ کہ جن امور کو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی وحی کی بنا پر اپنے عقائد میں داخل فرمایا۔ مثلاً نبوت مسیح موعود کا عقیدہ اور جس کی تصدیق اور اشاعت مولوی محمد علی خود رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے کئی نمبروں کے ذریعہ ایک مدت تک کرتے رہے جب خلافت ثانیہ کا دور شروع ہوا تو مولوی محمد علی نے محض اغراض نفسانیہ کی بنا پر ان عقائد صحیحہ مسلمہ کا انکار کر دیا۔ محض اس لئے کہ کہیں انجمن کو خلیفہ کے ماتحت نہ رہنا پڑے بلکہ ہو تو خلیفہ انجمن کے ماتحت ہو۔ کیونکہ انجمن خلیفہ گر ہے۔ جس کا جواب حضرت خلیفہ اول کی طرف سے خلافت اولیٰ کے شروع دور سے اخیر تک یہی ملتا رہا کہ خلیفے خدا بنایا کرتا ہے۔ اور مجھے بھی خلیفہ خدا نے ہی بنایا۔ اور یہ کہ انجمن کو خلیفہ کے ماتحت رہنا ہوگا چنانچہ ۶ سال سے کسی قدر زائد عرصہ تک انجمن کو طوعاً و کرہاً خلیفہ اول کی ماتحتی میں رہنا پڑا جس کی وجہ سے انجمن نے یہ سوچ کر کہ خلیفہ اول کی شخصیت زبردست ہے، اور اس کا جماعت میں رسوخ ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کے استیصال اور عزل کے متعلق ہماری تمام کوششیں بے سود اور رائیگاں ثابت ہوئیں۔ آئندہ کے لئے یہ عزم صمیم کر لیا کہ خلافت کے باب کو من کل الوجوہ مسدود ہی کر دیا جاوے۔ چنانچہ خلافت اولیٰ کے بعد جب خلافت ثانیہ کا دور شروع ہوا تو خلافت کو مٹانے کے لئے حضرت مسیح موعود کی نبوت پر ہاتھ صاف کیا تا ایک طرف خلافت کی نفی کا فائدہ حاصل ہو تو دوسری طرف غیر احمدیوں کے ساتھ میل ملاپ اور تعلقات کو قائم رکھنے کی غرض سے انکار مسیح موعود کو معنے حد کفر میں لے کر فائدہ اٹھائیں۔ پس ان دو غرضوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے عقیدہ میں تبدیلی تو مولوی محمد علی نے بمع اپنے رفقاء کے کر دی لیکن غضب یہ ڈھایا کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد شواہد بینہ کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود کے عقیدہ نبوت کے انکار اور تکذیب کے ساتھ مغالطہ دہی کے لئے کہا کہ حضرت مسیح موعود نے تو دعویٰ نبوت کا کیا ہی نہیں۔ اور نہ ہی آپ نبی ہیں۔ اور نہ ہی آپ کا انکار کفر۔ بلکہ ایسا اعتقاد کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ یا یہ کہ آپ کا انکار کفر ہے۔ یہ محض میاں صاحب کا افترا ہے۔ جو میاں صاحب کی خلافت کے شروع دور میں بنایا گیا۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

کس قدر ظلم کی بات ہے کہ خود تو ملزم اور قصوروار پر الٹا الزام لگا کر اپنے تئیں بے عیب اور بری ظاہر کرنا۔ کیا یہ چالاکی نہیں اور اگر مولوی محمد علی کی یہ سب باتیں درست اور حق ہیں تو روافض اور خوارج کے وہ دلائل جو وہ [illegible] خلافت اور حقیقت میں پیش کرتے ہیں۔ کیوں درست اور حق نہیں۔

پھر میں کہتا ہوں کہ اگر سنہ ۱۹۱۴ء کے شروع سے حضرت مرزا صاحب۔ کو جو مولوی محمد علی کے نزدیک غیر نبی ہیں۔ نبی قرار دینے والا شخص مفتری ہے تو کیا وہ شخص جو ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں ریویو آف ریلیجنز کی اڈیٹری میں کئی سال پہلے ایک غیر نبی کو اس کی زندگی میں اور اس کے سامنے محض افترا سے نبی بنانے والا۔ اور اس کی نبوت کا اعلان کرنے والا۔ اور اس کی نبوت کی تائید میں لوگوں سے بحث کرنے والا تھا۔ وہ کس قدر مفتری ہوگا۔

کاش ان لوگوں کو مسیح موعود اور آپ کی وحی پر کچھ بھی ایمان ہوتا تو۔ مسیح موعود کے ایسے موعود فرزند کی مخالفت سے بچتے جیسے خدا کی وحی نے محمود۔ بشیر۔ فضل۔ فضل عمر اور فخر رسل وغیرہ عزت اور رفعت رتبہ کے خطابات دینے کے علاوہ اسے قطعی بہشتی قرار دیا ہے۔

پھر اگر انھیں کچھ ایمان ہوتا تو خلافت ثانیہ کے شروع دور سے آج تک جس قدر مبایعین حضرت خلیفہ ثانی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے اس سے یہ سمجھتے ہوئے کہ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کی ڈگری حضرت خلیفہ ثانی اور آپ کے مبایعین کے حق میں ہی ثابت ہوتی ہے مخالفت سے باز آ جاتے۔ اور توبہ کرتے ہوئے حضرت خلیفہ وقت سے بیعت کر لیتے۔ کیونکہ رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے تین دفعہ نہایت ہی تضرع اور الحاح سے یہ دعا کی ہے کہ اس جگہ وہی دفن ہوں۔ جو عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں۔ اب حضرت خلیفہ ثانی کے شروع دور سے لے کر آج تک صرف مبایعین کا ہی وہاں دفن ہونا۔ اور غیر مبایعین میں سے ایک کا بھی وہاں دفن نہ ہونا [illegible] ثابت ہے۔ کہ مبایعین اور حضرت خلیفہ وقت کے عقائد اور اعمال بہشتی مقبرہ میں دفن

ہونے والے بہشتی لوگوں کے عقائد اور اعمال ہیں اور
بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے مبایعین کا چونکہ
یہی اعتقاد تھا کہ حضرت مسیح موعود نبی اور آپ کا انکار
کفر اور آپ کا سلسلہ خلافت حق ہے۔ اس
لئے اس سے اس بات کا بھی فیصلہ ہو گیا کہ یہ
عقائد بہشتیوں کے ہیں۔ جن کے ہونے ہوتے
وہ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ اور چونکہ ان
عقائد کا خلاف بصورت تضاد ایک بھاری
ظلم اور بہت بڑی ضلالت ہے۔ اس لئے ضروری
تھا کہ اگر ان عقائد صحیحہ والا بہشتی مقبرہ میں دفن ہو
تو ان عقائد کا مخالف انسان حضرت مسیح موعود کی
دعاؤں کے مطابق مقبرہ بہشتی میں نہ دفن ہو سکے
تا حق اور باطل کے درمیان کھلا امتیاز قائم ہو
اور گو ہر ایک بہشتی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ
وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو۔ لیکن چونکہ یہ ضروری
ہے کہ اس میں دفن ہونے والے ضرور بہشتی
ہوں۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ بہشتی مقبرہ
میں دفن ہونے والوں کے عقائد کے مخالف اس میں
ہرگز نہ دفن ہو سکیں۔ جیسا کہ مبایعین کے مقابل
غیر مبایعین میں سے ایک کے لئے بھی یہ توفیق
میسر نہ آئی کہ وہاں دفن ہو سکتا۔ اور یہ وہ صورت
فیصلہ ہے۔ کہ جس کے عام فہم ہونے سے موٹی
سے موٹی سمجھ کا انسان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ مبایعین
اس سچے اور صحیح معیار فیصلہ کے رو سے حق پر ہیں اور
غیر مبایعین ناحق پر۔

اس کے بعد ہم مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ
مرآۃ الحقیقۃ پر نظر ڈالتے ہیں اور بعض قابل
تنقید مقامات پر غور کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کے
رسالہ مذکورہ کے [illegible] صفحہ پر اس آیت
کو لکھا ہے والسابقون الاولون من
المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم
باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ
اس آیت کے لکھنے سے مولوی صاحب کی یہ غرض ہے
کہ مولوی محمد علی مع اپنے دیگر رفقاء و غیر مبایعین کے

اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں
کہ وہ اپنے تئیں اس آیت کے کس حصہ کے مصداق
ٹھہراتے ہیں۔ آیا والسابقون الاولون من
المہاجرین والانصار تک کے فقرہ
کے مصداق یا والذین اتبعوھم باحسان تک
کے فقرہ کے۔ اگر تو ان کی مراد اس سے یہ ہے۔ کہ
وہ پہلے حصہ کے مصداق ہیں تو یہ قطعی غلط ہے
کیونکہ السابقون الاولون من المہاجرین
والانصار کی صفت کے وجود میں جنہوں
نے آنحضرت کو دیکھا۔ اور پھر اتباع کی وہ اس پہلے
فقرہ کے مصداق بنے۔ لیکن ظاہر ہے کہ مولوی
محمد علی نے تو مع دیگر غیر مبایعین آنحضرت کو نہیں
دیکھا۔ اور نہ ہی آنحضرت کے ان مہاجرین اور
انصار میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جن کی شان میں خدا
تعالیٰ کا یہ مبشر ارشاد نازل ہوا۔ اور اگر مولوی صاحب
مع اپنے دیگر رفقاء کے اپنے تئیں اس پہلے فقرہ
آیت کے مصداق اس لحاظ سے قرار دیں کہ وہ
آنحضرت کے مظہر اتم حضرت مسیح موعود کے اصحاب
ہیں۔ اور اس طرح سے فقرہ اولیٰ کے مصداق ہیں
تو بھی غلط اس لئے کہ ان سابقون الاولون اور
مہاجرین اور انصار کا مصداق ہونے کے لئے
اس رتبہ کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت کے
صحابہ سے ہونا شرط ہے۔ جیسا کہ الف۔ لام عہد
کا اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے یا حضرت مسیح
موعود کو آنحضرت کی مظہریت کے اس رتبہ پر یقین
کیا جائے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود الفاظ ذیل
میں تصریح فرماتے ہیں۔ من فرق بینی و بین
المصطفیٰ فما عرفنی وما رای۔
(افاض اللہ علی جودہ حتی صار
وجودی وجودہ۔ دیکھو خطبہ الہامیہ و لیست
نبوتی الا ظلیتہ دیکھو رسالہ استفتا ملحقہ
بحقیقۃ الوحی۔ صحابہ سے ملا جب مجھکو پایا
دیکھو درثمین اور اس میں مخالف کی باتیں دلیل وہ شخص
جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت کی مظہریت کے اس

رتبہ میں یقین کرتا ہے۔ کہ آپ اور آنحضرت کے
درمیان بلحاظ مظہریت تامہ کچھ بھی فرق نہیں
اور یہ کہ آپ کا وجود بلحاظ بعثت اور ظہور کے آنحضرت
کا ہی وجود ہے۔ اور یہ کہ آپ کی نبوت شان اور
مرتبہ کے لحاظ سے آنحضرت ہی کی نبوت ہے۔
اور یہ کہ آپ کے صحابہ آنحضرت کے ہی صحابہ ہیں۔
وہ اس بشارت کا مصداق ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر
ہے۔ کہ مولوی محمد علی مع اپنے رفقاء کے حضرت
مسیح موعود کو اس شان اور مرتبہ میں ہرگز یقین
نہیں کرتے۔ بلکہ آپ کو بصورت تنزل امت کے
محدثین میں سے ایک محدث اور مجددین میں سے
ایک مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ جس سے وہ اور ان کے
رفقاء اس عقیدہ کے ساتھ آیت کے پہلے فقرہ
کے مصداق ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اور اگر علی سبیل التسلیم
حضرت مسیح موعود کے تعلق کی وجہ سے انہیں فقرہ
اولیٰ کا مصداق مان بھی لیا جائے۔ تو بھی غلط ہے
اس طرح کہ مولوی محمد علی قادیان میں ہجرت کرنے کی وجہ
سے مہاجر بنے تھے اور حضرت مسیح موعود کے ارشاد
کے نیچے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری سے انصار
لیکن لاہور میں جاتے ہی قادیان سے علیحدہ ہونے سے
اور نیز اسی رسالہ کی ایڈیٹری اور اس کے مقاصد جو
حضرت مسیح موعود اور اس کی اشاعت تھی ان سے علیحدہ
ہونے سے نہ مہاجر رہے نہ انصار کیا مہاجرین اور انصار
کی یہی شان ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک طرف ہجرت کو توڑیں
اور دوسری طرف نصرت کی جگہ سلسلہ کی مخالفت اور
استیصال کے لئے کوشش کریں۔

باقی رہا یہ کہ شاید ان کی مراد اپنے تئیں آیت کے
فقرہ دوم یعنی والذین اتبعوھم باحسان کا
مصداق ٹھہرانے سے ہو۔ تو ان کا اس فقرہ کا مصداق
ہونا بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ والذین اتبعوھم
باحسان کی صفت سے وہ لوگ ہیں۔ کہ جنہوں
نے السابقون الاولون اور مہاجرین اور
انصار کی اتباع کی ہے۔ اور اتباع کا نقطہ جیسے ایک
طرف متبوع کے وجود کو چاہتا ہے۔ ویسے ہی دوسری

طرف متبوع کے وجود کا اظہار ہے۔ کہ متبوعیت سے مراد صحابہ کرام کی خلافت حقہ راشدہ ہے جسکی وجہ سے خلفاء کو متبوع قرار دیا گیا۔ اور خلافت اور خلفاء کے ماننے والوں کو تبع۔ سو ایسے لوگ جو خلفاء کی اتباع کرنے والے ہیں اور خلافت اور خلفاء کو برحق سمجھنے والے ہیں۔ بیشک ایسے لوگ آیت کے فقرے دوم کے مصداق صحیح ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا مولوی محمد علی اور ان کے رفقاء بھی خلافت اور خلفاء کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ سو ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو ۶ سال سے بھی زائد عرصہ تک خلیفہ مان کر خلافت ثانیہ کے موقعہ پر سرے سے مسئلہ خلافت کو ہی خیرباد کہدیا اور بعد میں حضرت خلیفۃ اول کی خلافت اور آپ کے خلیفہ ہونے کو بھی غلطی تسلیم کیا۔ اور تیرہ سو سال کے بعد شیعہ مذہب کی تجدید کا پھر تازہ نمونہ دکھایا۔ اس لئے والذین اتبعوھم باحسان کے مصداق بھی نہ ٹھہرے اب جبکہ وہ نہ فقرہ اولیٰ کے اصحاب میں سے ثابت ہوئے نہ فقرہ ثانیہ کے فقرہ کے مصداق لوگوں میں سے۔ تو اس کا نتیجہ جو رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کے الفاظ میں بیان کیا گیا۔ اس سے بھی صریح طور پر حرمان ثابت ہوا۔ بلکہ بجائے رضوان اللہ کے ان دونوں قسموں کے راضین اور مرضیین کی مخالفت سے خدا کے غضب اور ناراضگی کے مورد ثابت ہوئے۔ پس اس باطلۃ الحقیقۃ قضیۃ نام شیہ کے ہوتے ہوئے۔ آیت کریمہ کو اپنے حق میں تحریر کرنا برعکس نہند نام زنگی کافور کی مثال ہے

دشتّان بین التقی و فضلہ
و بین الشقی المستہان المذمّم

(والبقیۃ تتلے)

ابو البرکات غلام رسول راجیکی

اخبار کی اشاعت بڑھانے میں احباب خاص طور پر حصہ لیں

(منیجر)

غیر احمدیوں کے بعض مشہور اعتراضات کا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال حدیث لا نبی بعدی ہے کے ہوتے ہوئے بعد آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم کے ہم کسی نئے یا پرانے نبی کی نبوت کو نہیں مان سکتے۔ اور حضرت عیسیٰ بھی آئیں گے۔ تو نبی ہو کر نہیں۔ بلکہ امتی ہو کر پھر ہم حضرت مرزا صاحب کے دعوے نبوت کو کس طرح مان لیں۔

جواب - اس عقیدہ میں بھی ہم اور آپ لوگ متفق ہیں۔ لیکن اس حد تک جہاں تک کہ از روے نصوص بینہ محققین اسلام نے مانا ہے۔ یعنی تا روز قیامت ہم کسی ایسے نبی کے وجود یا امکان نبوت کو نہیں مانتے۔ جو ناسخ شریعت اسلام ہو جیسے اس زمانہ میں ایک فرقہ بابیوں کا شیعان ایران سے پیدا ہوا۔ اور انھوں نے محمد علی باب اور بہاء اللہ کو بعد رسول صلعم صاحب نبوت جدید اور ان کی کتابوں القدس اور البیان کو ناسخ قرآن مجید مانا۔ حاشا و کلا۔ ہم لوگوں کو اس قسم کے عقائد پر سکا یہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ البتہ مسیح موعود کے حق میں جیسے کہ کتب حدیث میں نبی کا لفظ موجود ہے اور خود محققین اسلام نے بھی مانا ہے کہ مسیح موعود کی نبوت سلب نہ کیجائیگی۔ بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ اور مسیح موعود کی نبوت نبوت جدید نہ ہوگی۔ بلکہ وہ قرآن اور سنت نبویہ کے پیرو ہونگے ہم بھی حضرت مرزا صاحب کی نبوت کو تابع نبوت محمدیہ مانتے ہیں۔ اور کسی عقیدہ میں بھی ناسخ شریعت غرائے اسلام نہیں مانتے۔ ذیل میں ہم چند حوالے عرض کر دیتے ہیں۔ جس سے ہماری مذکورہ بالا تشریح کی تائید ہو۔

(۱) ملا علی قاری نے بحوالہ علامہ سیوطی لکھا ہے۔ کہ جو شخص مسیح کی سلب نبوت کا قائل ہو۔ وہ بالتحقیق کفر کہتا ہے۔ مسیح نبی مستقل ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ صفت نبوت اُن سے جدا نہیں ہو سکتی۔

ومن قال بسلب نبوتہ کفر حقا
کما صرح بہ السیوطی فانہ النبی
لا یذھب عنہ وصف النبوۃ فی
حیاتہ ولا بعد موتہ (حجج الکرامہ ص ۴۳۱)

اس واسطے جو آپ نے فرمایا کہ مسیح ابن مریم کو بھی عند النزول ہم نبی نہیں مانتے۔ بلکہ امتی مانتے ہیں۔ یہ عقیدہ محققین کے نزدیک کفر صریح کی حد تک پہنچا دیتا ہے۔

لیکن محققین نے جو مسیح کو منصب نبوت سے معزول نہیں کرتے۔ جس طرح یہ عقیدہ از روے قرآن کریم محقق ہے۔ کیونکہ خدا نے قرآن میں اُن کو جعلنی نبیا اور رسولا الی بنی اسرائیل وغیرہ آیات میں صریحاً نبی فرمایا ہے۔ اسی طرح یہ بھی از روے قرآن محقق ہے۔ کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام اپنی خداداد کتاب انجیل۔ اور اپنی قوم۔ دعوت۔ یعنی بنی اسرائیل و نصاریٰ اور ان کی ہی ہمواری سے تا روز قیامت جدا نہیں ہو سکتے۔ لہذا محققین کا یہ عقیدہ کہ مسیح موعود بوقت نزول تابع قرآن و سنت ہو جائیگا۔ یہ ان کا اجتہاد ثابت ہوتا ہے۔ جو قابل تسلیم نہیں۔

قرآن و حدیث صحیح سے تو وفات مسیح ثابت ہوتی ہے۔ اور مسیح موعود کی نسبت آنحضرت کا ارشاد ہے کہ امامکم منکم۔ یعنی وہ تمھارا امام تم میں سے ہوگا۔ جیسے کہ ہر ایک رسول اپنی قوم سے ہی مبعوث ہوتا آیا ہے۔ اور ہر ایک تابع رسول اپنے رسول ماسبق کی امت سے ہے اس قاعدہ قدیم اور اس سنت الٰہیہ کے مطابق مسیح محمدی بھی حسب الارشاد نبوی امت محمدیہ ہی سے مبعوث ہونا چاہئے تھا۔ اور ہو گیا فالحمد للہ علی ذالک لقد صدق اللہ و صدق رسولہ الکریم (باقی آئندہ)

خادم حسین۔

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان

پہلا روز ۱۵ - مارچ ۱۹۱۹ء

بعد نماز ظہر

تلاوت و نظم ۲ سے ½ ۲ بجے تک

حافظ روشن علی صاحب ½ ۲ سے ۵ بجے تک
صداقت مسیح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی } درس
½ ۵ سے شام تک }

دوسرا روز ۱۶ مارچ ۱۹۱۹ء

تلاوت و نظم ۹ سے ½ ۹ تک

رپورٹ ہائے از طرف سیکرٹری ½ ۹ سے
صدر انجمن احمدیہ و ناظر ہائے محکمہ نظارت } ½ ۱۲
جماعت احمدیہ اپیل از طرف ناظر بیت المال } تک

نماز ظہر

نظم ۲ سے ½ ۲ بجے تک

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی } تقریر
½ ۲ سے شام تک }

تیسرا روز ۱۷ - مارچ ۱۹۱۹ء

تلاوت و نظم ۹ سے ½ ۹ تک

مولوی میر محمد اسحاق صاحب ½ ۹ سے ۱۲ بجے تک
اختلاف مابین جماعت احمدیہ و غیر مبایعین

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۱۲ سے ½ ۱ بجے تک
حضرت مسیح موعود نے مسلمانوں پر کیا کیا احسانات کیے

نماز ظہر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ۲ سے ۴ تک درس
مولوی سید سرور شاہ صاحب ۴ سے ۶ تک

غیر ممالک کی برقی خبریں

برطانوی مشن کی روانگی - لندن ۲۰ - فروری - ایک برطانوی مشن عنقریب سربیا کو بدیں غرض جانے والا ہے - کہ جو نقصان غنیم کے قبضہ سے ہوئے تھے ان کی تحقیقات کرے اور اس بات کو بھی دریافت کرے کہ کس حد تک تعمیر جدید کی ضرورت ہوگی - اور کیا مال بصالحہ درکار ہوگا مشن مذکور عام اقتصادی حالت سربیا کا بھی اندازہ کرے گا - اور اس بات کو دیکھیگا - کہ انگریزی تجارت میں ترقی دینے کے لئے وہاں کیا امیدیں باندھی جاسکتی ہیں -

جدید التوائے جنگ لندن یکم - مارچ پیرس کی ایک کمیونیک مظہر ہے - کہ دول عظمیٰ کے نمائندگان کے جلسہ میں مارشل فوش نے اعلیٰ جنگی کونسل کے فوجی نمائندوں کی رپورٹ ان شرائط کے متعلق پیش کی جو دشمن پر عائد ہونگی - بین الاتحادی سب کمیشن جو متعلق بندرگاہ ریلوے وغیرہ مقرر کیا گیا تھا - اس میں انگریزی و فرانسیسی مسودہ کے متعلق بحث ہوئی - جو بین الاقوامی آزاد بندرگاہوں کے متعلق پیش کیا گیا تھا -

ہندوستانی فوجی افسران کی تنخواہوں میں اضافہ لندن ۲۴ - فروری دارالعوام میں کرنل ییٹس کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے اس کا فیصلہ کر لیا ہے کہ ہندوستانی فوجی افسران کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے - اور ان کے بونس و اضافہ تنخواہ کو اس حد تک پہنچایا جائے جو انگریزی سپاہ کے لئے منظور ہوا ہے - ان مراعات کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا مستقل اضافہ تنخواہ کے مسئلہ میں نظر ثانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے -

موسیو کلیمنشو کی صحت پیرس - ۲۵ - فروری ڈاکٹروں نے اعلان کیا ہے کہ موسیو کلیمنشو اب خطرہ سے باہر ہوگئے ہیں -

جرمن کمانیر ہالینڈ جا رہا ہے لندن - ۲۵ فروری - فان لیٹو سابق جرمن کمانیر مشرقی افریقہ پہلے ماؤتھ میں پہنچے - اور وہاں سے ہالینڈ روانہ ہوئے دیگر جرمن اسیران جنگ ابھی جہاز سے اتارے گئے ہیں -

آئرلینڈ کا مطالبہ آزادی - پیرس ۲۵ فروری - مسٹر او کیلے سن فین جمہوریہ آئرلینڈ کی عارضی گورنمنٹ کے وکیل بجگہ پیرس پہنچے ہیں - آپ نے نمائندگان کانفرنس صلح کے نام ایک چٹھی لکھی ہے - جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ آئرلینڈ کی آزادی کو تسلیم کیا جائے - اور اسے بحیثیت ایک مستقل قوم کے لیگ اقوام میں شریک کیا جائے -

مسٹر ولسن کب تک یورپ میں رہیں گے - واشنگٹن ۲۶ فروری - اعلان کیا گیا ہے کہ پریسیڈنٹ ولسن اپنے دوسرے سفر یورپ کی واپسی تک کانگریس کا مزید اجلاس منعقد نہ کرینگے - آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں - کہ جب تک معاہدہ صلح کی تکمیل نہ ہو جائے - اس وقت تک یورپ میں موجود رہیں

ہندوستان کی خبریں

رنگون میں انفلوئنزا - حال میں صرف تین دن کے اندر رنگون میں انفلوئنزا میں ۵۱ آدمی مبتلا ہوئے ہیں - یہ دوسرا حملہ زیادہ سخت نظر آتا ہے

ہندوستان میں پلیگ ہفتہ مختتمہ ۱۵ فروری میں ہندوستان میں پلیگ سے ۳۹۰۴۸ - کیس اور ۱۳۱۳۲ - اموات ہوئیں

ریاست میسور میں ریاستی نوٹ
گورنمنٹ میسور اپنی ریاست میں ریاستی نوٹ جاری کرنے کے متعلق ایک مسودہ قانون کونسل میں پیش کرنے کی تجویز کر رہی ہے -

م اصلاح ذات البین ۔ شیر علی عفی عنہ محکمہ نظارت ۳ مارچ ۱۹۱۹ء

ارزاں کپڑے کی دوکانیں - صوبجات متحدہ میں سرکاری ارزاں کپڑے کی فروخت کی دوکانیں کھل گئی ہیں -

سپاہ کی آمد بمبئی میں ۲۰- فروری کو باربرداری کا جہاز دیگرا عراق عرب سے پنجابی رجمنٹ کو لے کر بمبئی پہنچا ہے - یہ رجمنٹ لفٹنٹ کرنیل تراورٹن کے زیر کمان ہے - قط العمارہ کے اسیران جنگ بھی اس جہاز میں آئے ہیں - سپاہ میں ۱۴ برطانوی افسر دس ہندوستانی افسر اور تقریباً ۷ سو سپاہی ہیں - شہر کی استقبالی کمیٹی نے ان سپاہیوں کا بڑے تپاک کے ساتھ خیر مقدم کیا -

کمی وزن پر سزا - مدراس میں ایک دودھ بیچنے والے کو عدالت نے ۷۵ روپیہ جرمانہ اور دو ماہ قید سخت کی سزا اس جرم میں دی ہے - کہ اس کا دودھ ناپنے کا پیمانہ کسی قدر کم وزن کا تھا اور ظاہر پورے وزن کا کیا جاتا تھا -

سرکاری سنکونا فیکٹری (نڈاوٹم) مدراس کا سرکاری کارخانہ سنکونا کے آگ بجھانے کی تمام کوششوں کے باوجود جل کر خاکستر ہو گیا - عمارت اور مشینری کئی لاکھ روپیہ کی مالیت کی تھی -

امیر البحر انگلستان کی آمد علم بردار جہاز نیو نیس معہ امیر البحر گلانٹ کے شنبہ کو بمبئی پہنچا -

ولایت کو جانے والی ڈاک اسٹیمر مرکرا ولایت کو ڈاک لے کر ۲۲ فروری کو عدن پہنچا -

اس ہفتہ کی ڈاک - پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے - کہ اس ہفتہ کی ولائتی ڈاک منسوخ کر دیگئی ہے - کیونکہ جہاز ٹکرا گیا ہے - اور سخت نقصان پہنچا ہے - دوسری ڈاک ۹ - مارچ کو آئیگی -

ترک طعام -۲۱- فروری کو مہاشہ خوشحال چند آریہ نے حضور وائسرائے کو تار دیا ہے - کہ میں اور میری بیوی اس وقت تک کچھ نہ کھائیں گے ورنہ پئیں گے - جب تک کہ دھولپور آریہ سماج کا مندر واگذاشت نہ کر دیا جائے

دیکھئے مہاشہ صاحب کب تک قائم رہتے ہیں یا نہیں -

اشتہارات

حب اکسیر جنین ۱۲/۲

یہ گولیاں مولانا نورالدین صاحب شاہی حکیم کی عمر بھر کی مجرب المجرب ہیں - جو گھر اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے - جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر دل کو پاش پاش کر دیتی تھی یا قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے - یا جن کے بچے پیدا ہونے کے بعد کچھ دن زندہ رہکر فوت ہو جایا کرتے تھے - اور والدین کے کلیجے صدمہ سہتے سہتے نا امید و مایوس ہو چکے تھے - اب وہ سب گھر ان گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ بھرے ہوئے ہیں - قیمت فی تولہ عہ

نظام جان عبدالرحمٰن کاغانی - قادیان ضلع گورداسپور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں ۱۲/۲

ان کی قدر کرو - اور اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہو - تو اس کے علاج میں کوئی سستی نہ کرو - خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے - مرض کی تشخیص کے لئے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے - اسکے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے - اور آنکھیں بینائی بھی جاتی ہیں - ناخونہ - موتیا بند - پڑوال - پھولا - جالا - ککرے - ضعف بصارت - خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لئے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں - دیگر امور ضروری بذریعہ خط دکتابت طے فرمائیں - ککروں کا سرمہ فی تولہ عہ گرگی دافع ضعف بصر فی تولہ عہ - خارش چشم کا انجن فی تولہ ۸ - سرمہ نوری ۸ - سرمہ زنگاری ازمولوی نورالدین صاحب طبیب شاہی فی تولہ عہ - سرمہ مرواریدی فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ

حکیم محمد اسمٰعیل گڑیوالہ قادیان ضلع گورداسپور

"ٹکے اونٹ"

بھی مہنگا اگر پیسہ پلے نہ ہو - اگر پیسہ بھی ہو اور چیز کی ضرورت بھی مگر چیز نایاب ہو تو دو گنے - چوگنے دام بھی سستی ہی سمجھی جائیگی - پس

حقیقۃ الوحی مجلد عہ

ازالہ اوہام ہر دو حصہ مجلد طبع اول ۸

آئینہ کمالات مجلد ۸

تریاق القلوب مجلد ۸

تحفہ گولڑویہ پہلا اڈیشن مجلد ۸

"عجب ارزاں خریدم" کہتے ہوئے فوراً طلب فرمائیں - کیونکہ فی الحال صرف ایک ایک نسخہ قابل فروخت ہے - سلسلہ عالیہ کی دیگر کتب موجودہ بھی اس پتہ سے مل سکتی ہیں

نوٹ - طلب وی پی پر پیشگی منی آرڈر کو ترجیح دیجائیگی -

ملنے کا پتہ

احمد حسین فرید آبادی تاجر کتب قادیان

حق الیقین

یہ وہ کتاب ہے جس کے مؤلف مولانا حکیم محمد عبیداللہ صاحب بسمل قادیان ہیں - جناب موصوف نے اس کتاب میں آیت خاتم النبیین کے لفظ لفظ پر تحقیق کے دریا بہا دیئے ہیں - اور اس جامعیت اور وسعت کے ساتھ اس معرکۃ الآرا مسئلہ پر تحاریر شائع کی ہے - کہ کوئی پہلو تشنۂ تحقیق باقی نہیں چھوڑا - قیمت عہ مولانا موصوف کے پتہ سے مل سکتی ہے

"تاجروں کے لئے بےنظیر موقعہ"

الفضل ایک ایسی جماعت کا آرگن ہے - جو خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے - اور جس میں ہر طبقے کے آدمی پائے جاتے ہیں - اور مذہبی اخبار ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس کا فائل محفوظ رکھتا ہے - اس لئے اس میں اشتہار دینے سے تاجروں کو بہت فائدہ ہے - (منیجر)